

مجلد ”الحق“ کی پینتالیس سالہ اشاریہ کی اشاعت

الحمد للہ حضرتہ الجلالہ والصلوٰۃ والسلام علی خاتم الرسالہ اما بعد واما بنعمۃ ربک فحدثک۔ (القرآن)
 آج سے پینتالیس سال قبل محض توکل علی اللہ ہم نے حضرت شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب قدس سرہ العزیز
 کی زیر سرپرستی اس پسماندہ اور دور افتادہ علاقہ سے ایک علمی دینی تحقیقی ادبی اور اصلاحی ماہنامہ جریدہ ”مجلد الحق“ کا اجراء
 کیا۔ تو یہ بات ہمارے وہم وگمان میں بھی نہ تھی کہ اس مجلہ کا برصغیر کے تمام علمی اور ادبی حلقوں میں بھرپور خیر مقدم کیا
 جائے گا۔ اور ملک و ملت کے نامور فضلاء گرامی قدر اہل علم اور وقت کے مشہور دانشور حضرات اس کا گرمجوشی سے استقبال
 کریں گے۔ چنانچہ جب اس کا پہلا پرچہ صحیفہ وجود پر آیا اور اس کے علمی مقالات تحقیقی مضامین اور ادبی مہماہارے ان
 مذکورۃ العدر شخصیات کے مطالعہ میں آئے تو ہر طرف سے تعریفی خطوط کا سلسلہ شروع ہوا۔ یہ سلسلہ برصغیر تک محدود نہیں
 تھا۔ بلکہ پاک و ہند کی حدود سے ماوراء عالم عرب اور یورپ و افریقہ سے اس انخیز جریدہ کے متعلق توصیفی بیانات
 موصول ہونے لگے۔

یہ ہماری خوش بختی تھی کہ ”الحق“ کے اجراء کے وقت برصغیر میں محدود اور محدودے چند مجلات تھے جو کہ اہل
 صحافت پر نمودار تھے۔ اور اس سے اہل ذوق استفادہ کیا کرتے تھے جبکہ علمی شخصیات اہل قلم اور دانشوروں کی تعداد کہیں
 زیادہ تھی۔ یہی وجہ ہے کہ مجلات کی کمی اور ان کے صفحات کی تنگ دامنی کے باعث اکثر اہل علم و اہل قلم حضرات کی
 نگارشات کے مطالعہ سے تشنگان علم و ادب محروم رہ جاتے۔ ”مجلد الحق“ کے اجراء سے ان حضرات کے اپنے قیمتی مضامین
 اور پر مغز مقالات کو ملت کے سامنے پیش کرنے کا ایک بہترین اور سنہرا موقعہ میسر آیا۔ چنانچہ بعد میں اکثر حضرات کے
 مقالہ جات اور مضامین کتابی شکل میں شائع ہوئے۔ جس کا اولین محرک ”مجلد الحق“ تھا اور آج تک بھگتدہی سلسل جاری
 ہے۔ و ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

ابتداءً آغاز سے لے کر تادم تحریر ان پینتالیس سالوں میں الحق نے اپنے لئے جو معیار مقرر کیا تھا۔ اس معیار پر ہم نے
 کبھی سمجھوتہ اور کپورہ مانز نہیں کیا۔ ہم نے پہلے عرض کیا ہے کہ الحق کے اجراء کے وقت مجلات کی تعداد بہت کم تھی جبکہ اہل
 قلم حضرات کا ایک کھکشاں آسان صحافت پر ضیاء باری کر رہا تھا۔ لہذا ہر مہینے مختلف النوع علمی ادبی اور تحقیقی مضامین کا
 ایک انبار لگ جاتا جس میں ہمارے لئے انتخاب کرنا مشکل ہو جاتا۔ مضمون کی افادیت کے حوالے سے بھی اور مضمون
 نگاری کی شخصیت اور قد آوری کے تاظر میں بھی۔

ہم نے ”مجلد الحق“ کے اجراء کے وقت یہ طے کیا تھا کہ ”الحق“ خالص تحقیقی اور علمی خشک مضامین پر مشتمل نہ ہوگا بلکہ اس میں

ہر ذوق و وجدان کی تسکین کے لئے ادبی و تاریخی چاشنی کے حامل مقالات بھی ہو گئے۔ چنانچہ ہر طبقہ میں اسکو محمد اللہ مقبولیت حاصل ہو گئی۔ جہاں علم و تحقیق کے متلاشی اس کے مندرجات کو اپنے لئے حرز جاں سمجھتے ہیں تو دوسری جانب شعر و ادب اور تاریخ و سوانح سے شغف رکھنے والے اسکو اپنے لئے چشمہ فیض گردانتے ہیں اور ہم نے یہ بھرپور کوشش کی ہے کہ یہ توازن اور یہ تعادل برقرار رہے اور اس میں ہم کسی حد تک کامیاب بھی رہے ہیں۔ جس کا اندازہ قارئین کے خطوط اور ان کے انکار و تاثرات سے بھی کیا جاسکتا ہے۔

در کفے جام شریعت در کفے سندان عشق ہر ہوسنا کے نداء جام و سندان بافتن

الحق کے پینتالیس سالہ مجلات ہزاروں صفحات پر مشتمل ہیں جس میں سینکڑوں موضوعات اور عنادین پر محیط مقالات و مضامین ہیں جو کہ یقیناً ایک عظیم دائرۃ المعارف اور انسائیکلو پیڈیا ہے اور یہ موجودہ اور آنے والی نسلوں کے لئے ایک ریفرفنس بک اور معتبر حوالہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ آج بھی اگر تحقیق و جستجو کے متلاشی اس پر تحقیقی کام کریں تو مختلف موضوعات اور عنوانات پر سینکڑوں کتابیں معرض وجود میں آسکتی ہیں۔ اگر مقالہ نگار اور مضمون نویس حضرات پر سرسری نظر دوڑائی جائے تو آپ کو اندازہ ہوگا کہ اپنے دور کی عمیقی شخصیات اور نابند روزگار رستنیوں کے پاکیزہ خیالات اور روح پروردگارشات جو کہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں اس میں موجود ہیں۔

گزشتہ کئی سالوں سے احقر اپنی گونا گوں مصروفیات پارلیمانی جدوجہد ملکی سیاست اور دارالعلوم کے انتظامی امور جیسے اہم معاملات کی وجہ سے اس کا نقش آغاز و ادارہ لکھنے سے قاصر ہے۔ اور یہ اہم ذمہ داری میرے برخوردار عزیزم حافظ راشد الحق مسیح سلمہ اللہ تعالیٰ باقاعدگی سے اور بڑے احسن طریقے سے انجام دے رہے ہیں۔ (اس سے قبل مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب نے ماہنامہ ”الحق“ کی ادارت کی ذمہ داریاں بڑی خوش اسلوبی اور نہایت کامیابی سے ادا کیں، اور اپنی تمام صلاحیتیں اس کی ترقی کے لئے وقف کر رکھی تھیں، اسی طرح مولانا محمد ابراہیم فانی صاحب بھی خصوصی شکر ہے اور تحسینی کلمات کے مستحق ہیں جن کی خدمات ہمیشہ ادارہ کے ساتھ رہیں) البتہ مضامین و مقالات کا انتخاب اکثر راقم خود کرتا ہے تاکہ کلی طور پر الحق سے لا تعلق نہ رہے کیونکہ اس کی ترقی اور بقاء کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور شیخ الحدیث مکی دعاؤں سے راقم نے تقریباً نصف صدی خون جگر سے اس کی آبیاری کی ہے۔

ہمارا خون بھی شامل ہے ترقین گلستان میں ہمیں بھی یاد کر لینا چمن میں جب بہا آئے۔

ناسپاسی ہوگی اگر اس موقع پر ہم محترم شاہد حنیف صاحب کا شکر یہ ادا نہ کریں کہ انہوں نے بغیر ہماری تحریض یا گزارش کے اس اہم اور علمی کام کی طرف از خود توجہ دی اور علمی دنیا کے لئے ایک بہترین تحفہ مہیا فرمایا۔ شاہد صاحب ملک کے اہم علمی مجلات کے بحر بیکراں کے شادور ہیں اور میں نے ان کو مجلات کا ڈسکوری چینل قرار دیا ہے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اس عظیم کاوش کو قبولیت سے نوازے۔ اور ملت کو اس سے مستفیض و مستفید ہونے کا

موقع فراہم فرمائے۔ آمین

واللہ یقول الحق وهو یهدی السبیل